محمد وسیم اختر مفتی

حضرت ضماد بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

حضرت ضماد بن ثعلبہ کا شمار السابقون الاولون (التوبہ ۹: ۱۰۰) میں ہوتا ہے۔ ازدشنوءہ قبیلہ سے ہونے کی وجہ سے ازدی کہلاتے تھے۔ کہلان بن سبا کی چوتھی نسل، ازد بن غوث سے منسوب قحطانی قبیلہ بنو ازد یمن میں خوش حال زندگی گزار رہا تھا۔ یمن کی وسطی شاہراہ کے دونوں جانب پھل دار درختوں کی قطاریں تھیں جو مارب کے ڈیم سے سیراب ہوتیں۔ ازد بن غوث کا اصل نام ازدراء یا ذراء تھا۔ کئی روایات میں اسد اور کچھ میں عسد بیان کیا جاتا ہے۔ تمام انصار مدینہ اسی کی اولاد تھے۔ یہ بات حضرت حسان بن ثابت کے اس شعر سے عیاں ہے جو ''جمہرۃ النسب'' (۶۱۵) اور ''لسان العرب'' (مادہ: غسن) میں اس طرح نقل کیا گیا ہے:

اما سألتِ فانا معشر نجب　　الأزد نسبتنا والماء غسان

''(اے آل معاذ کی بیٹی!)، تو نے ہمارا نسب پوچھا ہے تو سن لے، ہم شرفا کا گروہ ہیں، ہمارا نسب ازد بن غوث سے ملتا ہے اور ملک غسان کا پانی پی رکھا ہے۔''

لیکن ''دیوان حسان'' (۱/۷۶) میں اس طرح درج ہے:

إن كنتِ سائلة، والحق مغضبة　　فالأسد نسبتنا والماء غسان

''(اے آل فراس کی بہن!)، خدائے حق کی قسم، تو نے اگر غضب ناک ہو کر پوچھا ہے تو سن لے کہ ہمارا نسب اسد بن غوث سے ملتا ہے اور چشمۂ غسان کا پانی پی رکھا ہے۔''

کہا جاتا ہے کہ لخم بن عدی ازدی نے ایک چوہے کو مارب کا بند کھودتے دیکھا تو سیلاب کا خطرہ محسوس کرتے ہی

وہاں سے چلتا بنا۔شکست وریخت کے بعد سد مارب ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہوا تو وہ زور کا سیلاب آیا جسے قرآن مجید نے 'سَیۡلَ الۡعَرِمِ' (سورۂ سبا ۳۴: ۱۶) کہہ کر پکارا ہے۔ بنو ازد سبا چھوڑ کر حجاز، تہامہ، عمان اور عراق میں بکھر گئے، اس طرح یہ حکم الٰہی پورا ہوا:

فَجَعَلۡنٰھُمۡ اَحَادِیۡثَ وَ مَزَّقۡنٰھُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ. ''تو ہم نے انھیں قصہ ہاے پارینہ بنا دیا اور ان کو تتر بتر کر چھوڑا۔'' (سورۂ سبا ۳۴: ۱۹)

ازد کی ایک شاخ شنوءہ (اصل نام: عبداللہ بن کعب یا کعب بن حارث) سے منسوب ہونے کی وجہ سے ازد شنوءہ کہلاتی تھی۔ ازدیوں میں اس کا نسب خالص سمجھا جاتا تھا، یہ شام کے علاقے سراۃ میں مقیم ہو گئی۔ ازد کے دوسرے قبائل میں سے بنو خزاعہ طویٰ کو ہجرت کر گئے۔ بنوغسان بصریٰ میں قیام پذیر ہوئے۔ ازد عمان نے طائف میں اور اوس وخزرج نے یثرب میں سکونت اختیار کر لی (ابن خلدون ۲/ ۳۳۲)۔ یاقوت حموی کہتے ہیں کہ ازد کی چار شاخیں تھیں: ازد شنوءہ، ازد سراۃ، ازد غسان اور ازد عمان (معجم البلدان ۳/ ۳۶۹)۔ شنوءہ صنعاء سے سوا تین سو میل دور ایک خطہ تھا جس سے ازد شنوءہ منسوب ہوئے (معجم البلدان ۳/ ۳۶۸)۔ اہل لغت نے ازد شنوءہ کے معنی متعین کرنے کے لیے لغت سے استشہاد بھی کیا ہے۔ ابن سکیت 'شنآن' (بغض وعداوت) پر محمول کرتے ہوئے کہتے ہیں: بنو ازد اپنے باہمی جھگڑوں اور وطن چھوڑ کر چلے جانے کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئے۔ خفاجی نے 'شنوءۃ' (عیوب سے بچ کر پاک دامن رہنے کی کوشش کرنا) پر قیاس کیا، ان کا کہنا ہے کہ اعلیٰ نسب اور اپنے عمدہ کاموں کی بنا پر انھیں یہ نام ملا۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

ضماد ازدی طبابت کے ساتھ جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضرت ضماد ایک بار مکہ آئے تو کم عقل لوگوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جادو کرنے لگ گئے ہیں، علم نجوم میں پڑ کر غیب گوئی کرنے لگے ہیں یا انھیں جنون لاحق ہو گیا ہے۔ پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ ہو سکتا ہے اللہ انھیں میرے ہاتھوں شفا دے دے۔ پھر چند بچوں کو آپ کا پیچھا کرتے دیکھا تو کہا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، میں جنون کا علاج کرتا ہوں، اللہ جسے چاہتا ہے، شفا دے دیتا ہے۔ آپ بھی علاج کرا لیں۔ آپ نے فرمایا:

إن الحمد للّٰہ، نستعینه و نستغفره، و نعوذ باللّٰہ من شرور أنفسنا. من یهده اللّٰہ فلا مضل له، و من یضلل فلا هادی له.

''بلاشبہ، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت کے طلب گار ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر سے اللہ ہی کی پناہ چاہتے

و أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، و أشهد أن محمدًا عبده ورسوله. (احمد، رقم ۲۷۴۹)

ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے، اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور جسے وہ گمراہ کر دے، کوئی اسے ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی اس کا شریک کار نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

ضماد کہتے ہیں کہ میں نے کاہنوں کا بیان، جادوگروں کی گفتار اور شاعروں کا کلام سن رکھا تھا، ایسے کلمات کبھی نہ سنے تھے، اس لیے آپ سے یہ کلمات دہرانے کی درخواست کی۔ آپ کے دہن مبارک سے تین بار یہ الفاظ سننے کے بعد میں نے کہا: یہ کلمات تو بلاغت کی انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ ہاتھ بڑھائیے، میں اسلام قبول کرنے کے لیے آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ واحد کے سوا کوئی معبود نہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضماد سے بیعت لی، پھر دریافت فرمایا: اور آپ کی قوم کی بیعت؟ حضرت ضماد نے کہا: جی ہاں، میری قوم کی طرف سے بھی بیعت لے لیجیے۔ اس طرح حضرت ضماد بھی زمرۂ السابقون الاولون میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ایک دستہ حضرت ضماد کی قوم کے پاس سے گزرا تو کسی صحابی نے ان کی کوئی شے، لوٹا یا کچھ اور حاصل کر لیا۔ حضرت ضماد کے علاقے سے گزرنے کے بعد امیر سریہ نے قسم دے کر کہا: جس کسی نے بھی اس سرزمین والوں کا کچھ لیا ہے تو واپس کر دے۔ سب نے کہا: اللہ امیر کا بھلا کرے، ہم نے کچھ نہیں چھینا۔ کچھ دیر کے بعد ایک شخص ایک لوٹا لے آیا اور کہا: میں نے یہ لیا تھا۔ اسے واپس کرو، کمانڈر نے حکم دیا، یہ حضرت ضماد کی قوم ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر رکھی ہے (مسلم، رقم ۱۹۶۳، احمد، رقم ۲۷۴۹)۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ وہ لوٹا نہیں، بلکہ زمینوں کی آب رسانی کے لیے استعمال ہونے والا اونٹ تھا۔

اس سریے کی تعیین نہیں ہو سکی۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ اسے خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، جبکہ ابن عبدالبر کا خیال ہے کہ یہ سریہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفۂ اول حضرت ابوبکر نے بھیجا تھا۔

سیرت نگار کہتے ہیں کہ حضرت ضماد زمانۂ جاہلیت میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ ابتداے اسلام میں حضرت ضماد کے مشرف بہ اسلام ہونے کا ذکر کتب سیر میں ملتا ہے، لیکن ان کے بعد کے حالات کی کوئی خبر نہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ایسے لگتا ہے کہ انھوں نے باقی زندگی اپنی قوم میں گزار دی اور جزیرہ نماے عرب میں دین حق کے غلبہ پانے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ ۱۰ھ میں صرد بن عبداللہ ازدی دس (یا پندرہ) رکنی وفد لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انھیں بنوازد کے مسلمانوں کا امیر مقرر کر کے یمن کے پڑوسی مشرک قبائل سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔ ازد عمان سے سلمہ بن عیاض ازدی بھی وفد لے کر پہنچے۔ حضرت ضماد اس وقت زندہ ہوتے تو ضرور ان کا تذکرہ ہوتا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنوازد میں ارتداد پھیل گیا تو عثمان بن ابوالعاص کو ان کی سرکوبی کے لیے شنوءہ بھیجا گیا۔ تب ازدی دوبارہ اسلام کے جھنڈے تلے آ گئے۔ ۳۶ھ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے، لیکن حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی کش مکش میں وہ طرفین میں منقسم ہو گئے۔ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا ساتھ بھی دیا۔ بعد کے ادوار میں بھی ازد قریباً ہر معرکے میں فوج کا حصہ رہے۔

مطالعۂ مزید: المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، معجم البلدان (یاقوت الحموی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، السیرۃ النبویۃ (ابن کثیر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، کتاب العبر و دیوان المبتدا والخبر (ابن خلدون)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، معجم قبائل العرب (عمر رضا کحالہ)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com